بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک پڑھنے والے معاشرے کی جانب

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو دونوں جہانوں کا رب ہے اور جس نے قوموں کی ترقی اور خوشحالی ثقافت کے لیے علم کو ایک بنیادی عنصر قرار دیا ہے۔ اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ علم حاصل کریں اور اس میں اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں استعمال کریں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ (ﷺ) کو آپ (ﷺ) کے رب نے لوگوں کی رہنمائی کرنے اور انہیں علم اور سیکھنے کا حصول کرنے کی تلقین کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اللہ آپ (ﷺ) پر، آپ کے اہل بیت پر، اور صحابہ پر اور جس کسی نے آپ کی تعلیمات پر عمل کیا اور آپ (ﷺ) کے طریقوں پر قائم رہا، ان پر قیامت کے دن تک درود و سلام نازل فرمائے۔

اے اللہ کے بندو

اللہ سے ڈرو، کیونکہ اس سے ڈرنا تمھیں مصائب سے بچاتا ہے اور آزمائش سے تمھاری حفاظت کرتا ہے۔ [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّـهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّـهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (اے ایمان والو! اگر تم اللہ کا تقوی اختیار کرو گے (تو) وہ تمہارے لئے حق و باطل میں فرق کرنے والی حجت (و ہدایت) مقرر فرما دے گا اور تمہارے (دامن) سے تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہاری مغفرت فرما دے گا، اور اللہ بڑے فضل والا ہے)][1] آپ کو جاننا چاہیے، اللہ آپ کو کامیابی عطا فرمائے، کہ علم سے استفادہ کرنا وہ بہترین چیز ہے جس میں آپ اپنے دن کے کئی گھنٹے صرف کر سکتے ہیں، اور یہی وہ عظیم ترین سرگرمی ہے جس میں آپ اپنا وقت لگا سکتے ہیں۔ قرآن پاک کا مضمون اور سنت علم کے اور اہل علم کے لیے فوائد بیان کرتے ہیں اور سیکھنے اور علم حاصل کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے اس امت کو عزت بخشی اور اسے علم اور عمل دونوں سے یکساں طور پر منسوب فرمایا۔ دراصل، یہ علم ہی ہے جس سے عظمتوں کی تعمیر ہوتی ہے اور تہذیبیں قرار پاتی ہیں۔ کوئی بھی مسلمان اپنی ذاتی شخصیت کی تعمیر کر سکتا ہے، اللہ کا سچا بندہ بن سکتا ہے، اور اپنے اہل خانہ، معاشرے اور ملک کو، جس سے اس کا تعلق ہے، علم کے سبب ہی خیر اور بلائی فراہم کرتا ہے۔ جب تک کسی قوم میں جہالت باقی رہتی ہے، یہ اس کے ستونوں کو تباہ کر دیتی ہے اور اس کے ڈھانچہ کو توڑ پھوڑ دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام سب سے پہلے علم کے حصول کی اہمیت پر زور دیتا ہے اور افراد کی شناخت کی تعمیر میں اور ان کی برادری کی تعمیر میں اسے بنیادی عنصر قرار دیتا ہے۔ اللہ حق سبحانہ قرآن پاک کی پہلی سورۃ فرماتے ہیں [اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ (٣) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (٤) عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ((اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا، (1) اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلّق وجود سے پیدا کیا، (2) پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے، (3) جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا، (4) جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ سبحانہ و تعالی، نے اہل علم کا درجہ بھی واضح فرما دیا جب فرمایا [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّـهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ(اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا اور جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ تو تم کھڑے ہو جایا کرو، اللہ

[1] سورۃ الانفال -29

اُن لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا، اور اللہ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو خوب آگاہ ہے)[2،3]

اے ایمان والو

جو کوئی بھی سیرۃ النبی کا مشاہدہ کرتا ہے، اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ (□) اور آپ (□) کے صحابہ نے بھی اس حکم الٰہی کی پیروی کی تھی۔ اس لیے، انہوں نے اپنے آپ کو حصول علم اور لکھنے پڑھنے کے لیے وقف کر دیا تھا کیونکہ وہ اس بات سے واقف تھے کہ علم کے عمومی زندگی پر پڑنے والے اثرات کیا ہیں۔ ہمارے لیے اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ اللہ کے رسول (□) کو (لکھنے پڑھنے) کا بہت زیادہ شوق تھا۔ در حقیقت غزوۂ بدر کے بعد، رسول اللہ (□) نے بعض قیدیوں سے کہا کہ وہ 10ا مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو آزاد کردیئے جائیں گے۔ تاکہ جب رسول اللہ (□) اس دنیا سے پردہ فرما لیں تو ان کے بعد بہت سارے کاتب وحی ہوں جو قرآن پاک کو اسی طرح لکھنے اور جمع کرنے کی ذمہ داری اٹھا سکیں جیسا کہ آپ (□) کی حیات مبارکہ میں لکھا جاتا رہا ہے۔ مزید یہ کہ، رسول اللہ (□) کی حیات مبارکہ کے دوران، اللہ آپ پر سلامتی اور درجات بلند فرمائے، بہت سے پیغامات اور معاہدے لکھے گئے تھے۔ اس طرح، مسلمان جہالت سے خواندگی کی جانب آئے اور اسلامی سائنسز دنیا بھر کے تمام ممالک میں پھیل گئی اور انہیں علم اور سائنس سے منور کر دیا۔

اے مسلمانو

دنیا میں آج سوپر پاورز نے اپنی قوت محض اپنی عسکری اور معاشی غلبہ سے حاصل نہیں کی۔ ان کی قوتوں میں علم اور سائنسز نے مساوی طور پر اور فعال طریقہ پر حصہ بٹایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو اٹھ کھڑے ہونا چاہیے اور مختلف سائنسوں کی تیاری میں ہاتھ بٹانا چاہیے۔ دراصل، ایسا کرنے کے بہت سے طریقے ہیں، اور ان میں سب سے بڑھ کر اپنے بچوں کو پڑھنا سکھانا اور انہیں اس کی ترغیب دینا شامل ہے۔ اس سے ان میں اچھی قدروں کا اضافہ ہو گا جیسے کہ بلند ہمتی، ایمانداری، راست بازی، احسانات، علم سے محبت، صبر وغیرہ۔

اس لیے آئیے ہم اپنے بچوں کو مفید مطالعہ کی سمت رہنمائی کریں اور آئیے ہم کتاب کو بچوں کے لیے ایک قیمتی تحفہ مانتے ہوئے اسے ان کے لیے محبوب بناتے ہوئے آغاز کریں۔ ہمیں بچوں میں اس طرح مسابقت پیدا کرنی چاہیے جس سے کتاب ان کے نزدیک ایک قیمتی چیز ہو جائے۔

ایک اچھی کتاب وہ نہیں ہوتی جس کے فوائد انہی تک محدود ہوں جو حیات ہیں۔ اسے مسلمان کے لیے اس کی موت کے بعد بھی مفید ہونا چاہیے۔ ایک حدیث میں روایت ہے کہ حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ؛ وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو، صالح اولاد جو (مرنے والے کے لیے) دعا کرے۔ دن کے دوران ہمیں چاہیے کہ اپنے بچوں کو کم از کم کچھ منٹوں تک ہی سہی، پڑھ کر سنائیں (تمام اعمال میں سب سے بہترین وہ ہے جو دیرپا ہو) جیسے کہ ہم ان کے ساتھ کچھ دیر کھیلتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پڑھنے کے لیے کچھ وقت وقف کریں تاکہ مطالعہ کرنا (پڑھنا) بھی ان کے لیے کھیل کود کی طرح دلچسپ ہوجائے۔ اسی طرح بچے کتاب سے واقف ہوتے ہیں اور اسے طلب کرتے ہیں۔

اے والدین، تمھیں چاہیے کہ اپنے بچوں کو کتابوں سے محبت کرنے کے لیے کہو اور اس کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرو، جو کہ ان کی دیکھ بھال کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ حضور اکرم (□) نے فرمایا (تم میں سے ہر کوئی ایک چرواہا ہے، اور اپنے اپنے گلہ کے لیے ذمہ دار ہے)۔

اے ایمان والے بھائیو

پڑھنے کے لیے چھوٹے بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے دیگر اہم طریقوں میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ ان بچوں کے لیے رول ماڈل بنیں کیونکہ جب تک والدین مطالعہ نہیں کریں گے، ان بچوں کو بھی ترغیب نہیں ملے گی۔ اللہ

---

[2] سورۃ المجادلہ /11

[3] سورۃ العلق/5-1

حق سبحانہ فرماتے ہیں [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (اے ایمان والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو)][4]

اے والدین، آپ کو چاہیے کہ اپنا کچھ وقت مطالعہ میں صرف کریں اور اپنے لیے ایسی کتابیں چنیں جو آپ اور آپ کے بچوں کے لیے مفید ہوں۔ ہر کسی کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں ایک لائبریری بنانی چاہیے، خواہ وہ چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس طرح آپ کو خود اور آپ کے اہل خانہ کو اس میں موجود کتابیں پڑھنے کی ترغیب ملے گی۔ در حقیقت، کتابیں خریدنا اور ان سے فوائد حاصل کرنا سیکھنے کی جانب پہلا قدم ہے۔ رسول اللہ (□) نے فرمایا (اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں جانے کا راستہ آسان فرما دیتا ہے جو حصول علم کی راہ میں قدم اٹھاتا ہے)۔ سب سے اہم طریقوں میں سے، اللہ کے بندو، مطالعہ کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کا طریقہ کتابوں میں سے پڑھنے کو صدقہ جاریہ بنانا ہے اور اسے اللہ کے لیے وقف کرنا اور انہیں علم کے طالبوں اور عام لوگوں کے لیے فیض جاریہ بنانا ہے۔ یہ در حقیقت، اسی صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب محلہ کی لائبریری کے قیام کے لیے انسان دوست افراد یکجا ہوں، جن میں لوگ آئیں اور خاص طور پر وہ لوگ جو کتاب خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں، وہاں سے پڑھنے کے لیے کتابیں مستعار لے سکیں۔ چھوٹے بچوں کو بھی ان لائبریریوں تک رسائی دی جانی چاہیے تاکہ وہ کتابوں کے ساتھ ان کی محبت میں اضافہ ہو۔

اس لیے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو اور بچوں کو تمام پہلوؤں اور شکل میں مفید مطالعہ کی ترغیب دو۔ اچھی کتابوں اور مطالعہ کی قابل تقلید مثال بننے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس طرح آپ ان کے لیے ایک بہتر اور خوشحال مستقبل کی راہ ہموار کریں گے۔

میں یہ اپنا قول دوہراتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے، اور جملہ مسلمانوں کے لئے عفو کا طلب گار ہوں، اس لیے اللہ سے معافی طلب کرو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسے پکارو، وہ تمہاری پکار پر جواب دیتا ہے، بے شک اللہ نہایت فراخ دل اور فیاض ہے۔

****

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں، جس نے قلم کے ذریعہ علم (لکھنا پڑھنا) سکھایا، انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود، سوائے اللہ کے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (صل اللہ علیہ وصلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ (□) بنی نوع انسان کے ہادی اور تمام انسانوں کے معلم ہیں۔ اللہ آپ (□) پر، آپ کے اہل بیت پر، اور صحابہ پر اور جس کسی نے آپ کی تعلیمات پر عمل کیا اور آپ (□) کے طریقوں پر قائم رہا، ان پر قیامت کے دن تک درود و سلام نازل فرمائے۔

اے مسلمانو

میں اس منبر سے ان تمام لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے خود سے علم سیکھا اور مطالعہ کے لیے اپنا وقت وقف کیا، اور جنہوں نے سیکھنے کا ہر موقع حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جب کبھی انہیں کسی کتابوں کی نمائش، یا کسی بھی شعبہ علم کے تربیتی اجلاس کا پتہ چلتا ہے، وہ اس میں ایک مہمان یا شریک کے بطور شامل ہونے سے نہیں جھجکتے۔ دراصل یہ اس قسم کے لوگ ہیں جو اپنے لیے ایک مقصد کا تعین کرتے ہیں اور ان کے حصول کے تمام طریقوں کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ شخص خود کے تئیں کتنا رحمدل ہے [مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (جو کوئی نیک عمل کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے، اور انہیں ضرور ان کا اجر (بھی) عطا فرمائیں گے ان اچھے اعمال کے عوض جو وہ انجام دیتے تھے)][5]۔

اس کے برعکس، بعض ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جنھیں صرف جسمانی تکمیل کی اشیاء کی تلاش ہوتی ہے جیسے کہ تازگی بخش مشروبات، جدید تراش کے ملبوسات، آرامدہ مکان، لکژری کاریں وغیرہ۔ وہ اس کے بدلے، اپنے آپ کو قلم کے ذریعہ کچھ الفاظ، اقوال زریں، سائنسی یا عدلی معاملات پر لکھنے سے دور رکھتا ہے۔ ایک اور قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو اتنے خود غرض ہوتے ہیں کہ اپنے آپ کو روحانی غذائیت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لیے، وہ

---

[4] سورۃالصف -2

[5]سورۃ النحل --97

سختی سے کتابیں پڑھنے سے حتی کہ قرآن پاک کو پڑھنے سے بھی محروم رکھتا ہے [وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (اور رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) عرض کریں گے: اے رب! بیشک میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ رکھا تھا)][6]۔

اے نوجوانو، تم اپنے آپ کی کس طرح دیکھ بھال کرتے ہو اور اپنے عقیدہ کو مستحکم کرنے کے لیے اور اپنی ثقافت کی ترقیات کے لیے کیا طریقے اختیار کرتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی رسول کریم (ﷺ) کے یہ الفاظ نہیں سنے (ہر کسی کو اس کا حق دو)؟

اے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو اور اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے مفید کتابوں کا انتخاب کرو۔ مطالعہ کے معاملہ میں ان کے لیے رول ماڈل بن جاؤ اور ان کتابوں کو صدقہ جاریہ بناؤ۔ آئیے ہم سب وہ دعا دوہرائیں جو اللہ حق سبحانہ نے ہمیں پڑھنے کے لیے کہا ہے "رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" (اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما، اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما، اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما)۔

اس لیے، پیغمبروں کے سردار پر درود و سلام بھیجو، جیسا کہ اللہ تعالی اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے:[اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (بیشک اللہ اور ا س کے (سب) فرشتے نبیِ مکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو)][7]۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنا إِبْرَاهِيمَ یا اللہ! محمد (ﷺ) پر محمد (ﷺ) کی آل پر درود و سلام بھیج، جیسے کہ تو نے بھیجا ابراھیم (علیہ السلام) پر اور ابراھیم (علیہ السلام) کی آل پر نازل فرمایا۔ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنا إِبْرَاهِيْمَ (اور محمد (ﷺ) پر محمد (ﷺ) کے اہل بیت پر برکتیں نازل فرما، جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراھیم (علیہ السلام) پر۔ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (بے شک (اے اللہ) تو ہی سب سے زیادہ تعریف کے لائق اور سب سے زیادہ عظمتوں والا ہے۔

اے اللہ، حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین سے، ان کی ازدواج مطہرات، امہات مومنین سے، ان کے صحابہ سے اور مومن مردوں اور مومنہ خواتین سے قیامت کے دن تک راضی ہو جا اور اپنے بے پناہ رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

اے اللہ ہمارے آج کے اس اجتماع پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو ہمیں امن اور گناہوں سے تحفظ کے ساتھ رخصت فرما اور ہمیں اپنے مذہب میں کسی طرح سے کمتر نہ بنا۔

یا اللہ! ہم آپ سے رہنمائی، تقوی، عفت و عصمت اور مال کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو دیانت دار زبان، رجوع لانے والا دل، اعمال صالحہ، علم نافع، مضبوط عقائد، خالص ایمان اور دین اور حلال رزق کی نعمت سے مالا مال فرما دے۔ اے اللہ تو ہی سب سے زیادہ شاندار اور عزت والا ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عظمتیں عطا فرما! اور اسلام اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا فرما، یا اللہ! ظالموں اور کافروں کو نیچا دکھا۔ یا اللہ! اپنے تمام بندوں کو امن و سلامتی عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں اپنے وطن میں سلامتی عطا فرما! ہمارے اپنے وطن میں ہمارے لیے دیرپا سلامتی اور استحکام عطا فرما! ہمارے سلطان کو عظمتوں سے مالا مال فرما اور حق پرستی کی سمت میں رہنمائی کرنے میں اس کی اعانت فرما۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں سے بارشیں نازل فرما اور ہمیں ان میں سے ایک بنا دے جو دن اور رات تجھے یاد کرتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک تجھ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

---

[6]سورة الفرقان--30

[7] سورة الاحزاب 56

یا اللہ! ہم پر آسمانوں کی رحمتیں اور زمین کی نعمتیں نازل فرما اور ہمارے پھلوں اور فصلوں میں اور ہمارے مجموعی رزق میں خیر و برکت عطا فرما۔ اے اللہ تو ہی سب سے زیادہ شاندار اور عزت والا ہے۔

یا اللہ! عطا فرما ہمیں اس دنیا میں بھلائی، اور عقبٰی میں بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کی آگ سے!

یا اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایات عطا کرنے کے بعد ٹیڑھا نہ فرمائیے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمتیں عطا فرما بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔

یا اللہ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم سے رحم کا معاملہ نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔"

یا اللہ! ان تمام مومنین و مومنات کو معاف فرما جو ابھی بقید حیات ہیں اور انہیں بھی جو وفات پاچکے ہیں، بے شک اے اللہ آپ سب سے زیادہ سمیع اور مجیب ہیں۔

اللہ کے بندو! [اللہ انصاف، بھلائی اور خویش و اقارب کے ساتھ سخاوت کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام بے حیائی کے کاموں، اور ناانصافی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے: وہ آپ کو ہدایت عطا فرماتا ہے ، جو آپ یاد رکھ سکتے ہیں۔]